سوال نمبر 1

رسول اکرم ﷺ بطور پیغمبر امن عہد حاضر کے بین الاقوامی تناظر میں جائزہ لیں؟

1- **وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین ٥**

ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

1- رسول ﷺ بطور پیغمبر امن:

آپ ﷺ رحمۃ للعلمین ہیں۔ اگر ان کو دیکھا تو مدینہ کی ریاست کے جیسا عملی نمونہ کہیں نہیں ملتا۔ آپ ﷺ کو رحمۃ العلمین کہہ کر بلایا گیا ہے اور اس کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمۃ بنا کر بھیجا ہے۔ مگر آپ ﷺ سے پہلے بد امنی کا دور تھا جس کی درج ذیل وجوہات تھیں جس میں دولت کی ارتکاز، قومیت پرستی اور ظلم و جبر عورتوں پر تشدد عام تھا۔ مگر آپ ﷺ نے امن، عدل و انصاف اور عفو و درگزر کے پیغام سے مدینہ کو امن کا پیغام دیا اور معاشرے کو تمام فتنہ و فساد سے محفوظ کر لیا۔ آج بھی اسی امر کی ضرورت ہے کہ رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں امن قائم کیا

ایسی یا ایسی بینائی جائے جس سے دنیا میں امن قائم ہو اور اس کے لیے رسول ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھا جائے

2- عہد حاضر میں امن اسوہ کی مناظر سے جائزہ

آپ ﷺ نے امن کو صراط مستقیم کا راستہ قرار دیا اور اس کے علاوہ ہر راستے کو فتنہ فساد، جبر و ظلم، تعصب، عدم رواداری قرار دیا۔ اور یہ راستے اندھیرے اور فساد کی طرف جاتے ہیں۔

"اور اللہ کی قسم امن میں اس حد تک بڑھائے گا کہ گھر میں مقیم پردہ نشین خاتون بغیر کسی محافظ کے مدینہ سے الحیرہ کا سفر کرے اور راستے میں کسی بھی راہ زن اور چوری کا خطرہ نہیں ہوگا (البخاری)

3- قیام امن دور جہالت

آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے دور جہالت میں بھی امن کی مثالیں ملتی ہے آپ ﷺ نے طائف کے موقع پر ظلم برداشت کیے لیکن دشمنوں کو دعا دی۔ اور آپ ﷺ

نے ہر ظلم و ستم برداشت کر کے تبلیغ کی۔ اور آپ نے دو بار ہجرت حبشہ کی۔ شعب ابی طالب میں آپ کے خاندان کو تین سال محصور رکھا گیا لیکن کبھی بھی انہوں نے جارحانہ طریقہ نہیں اپنایا۔ یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی آپ کو رحمۃ للعالمین کہتے تھے

"صلح سے بہتر کوئی شے نہیں"

4- دور رسالت میں امن کا قیام

دور رسالت میں ہمیں امن کے قیام کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔ میثاق مدینہ جیسے معاہدے کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ صلح حدیبیہ میں بظاہر مسلمانوں کے خلاف نظر آرہا تھا۔ لیکن آپ نے اس معاہدے کو قبول کیا تاکہ لاکھوں جانوں کو ضیاع سے محفوظ کیا جا سکے۔ اگر سلطنت کے اندر انتشار ہو تو وہ خلفشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس لیے اندرونی استحکام ضروری ہے۔ مدینہ میں اوس و خزرج کی درمیان صلح کروا کر آپ نے استحکام کو قائم کیا

5- اسلامی سلطنت کے قیام کے بعد امن کا قیام

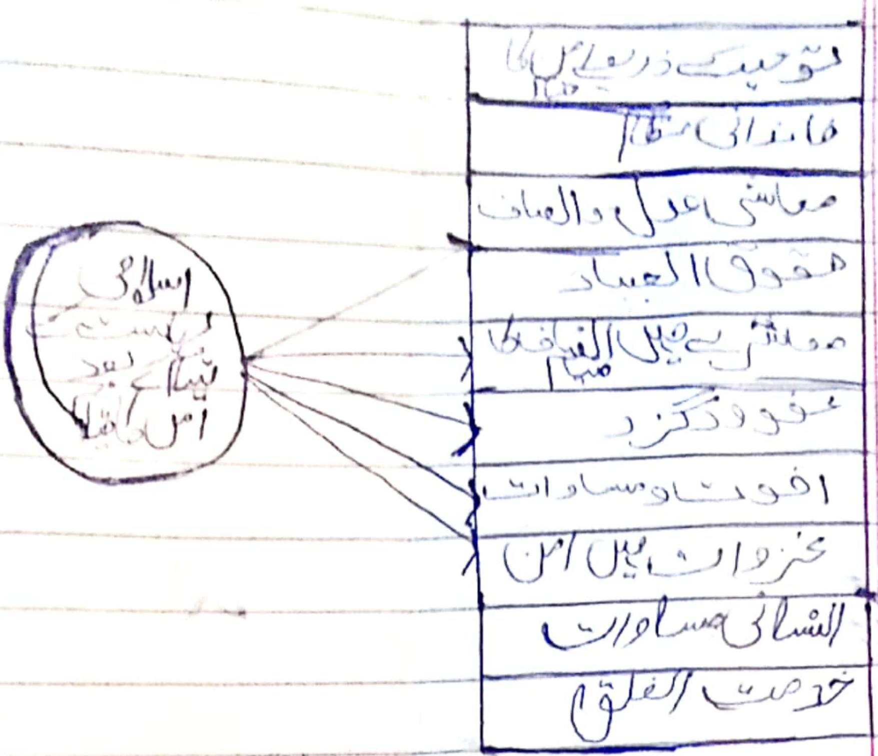

5.1 - توحید کے ذریعے امن کا قیام

آپ ﷺ نے توحید کے قیام کے لیے سب سے پہلے امت کو توحید کا درس دیا۔ اللہ کی اطاعت اور اس کے احکامات اور قوانین کی پاسداری کی جائے اور یہ واحد ذریعہ ہے فتنہ و فساد پھیلانے والے مشرک خداؤں سے جو ظلم و ستم کا باعث بنتے ہیں اور رسول ﷺ نے بھی یہی پیغام دیا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

"اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ واحد ہے یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں"

اس عقیدے سے آپ ﷺ نے امن کی وہ فضا قائم اور مدینہ میں ایسے گروہ کا قیام ہوا جس نے نہ صرف خود امن قائم کیا۔ بلکہ وہ لوگ جو فتنہ و فساد پھیلا رہے تھے۔ ان کو بھی امن کا سبق دیا۔ جس سے معاشرے میں امن کا قیام ممکن ہوا۔

52۔ خاندانی نظام سے امن کا قیام

آپ ﷺ نے انفرادی طور پر پہلے امن کا قیام دیا۔ اور اس کے بعد حقوق و فرائض کا تعین کر دیا جیسا کہ میاں بیوی ماں باپ کا رشتہ والدین اور امن کو خاندانی نظام تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد سلطنت سے سلطنت سے حکومت سے حکومت اور گروہ سے گروہ کے بعد کا نظام قائم کیا۔ آپ ﷺ نے غلام سسٹم ختم کرنے سے پہلے لڑکی کو رحمت قرار دیا۔ اور اس کا جائیداد میں حصہ مقرر کیا۔ ماں کو جنت قرار دیا۔ اور عورت کے قتل کے مقابل میں مرد کا قتل اور اگر عورت اسے معاف کرنا چاہے

مقابلہ بھی کر سکتی ہے

"جب ان کے یہاں بیٹی پیدا ہوتی تو ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے اور وہ غصے سے بھر جاتے اور سوچتے کہ اس ذلت کے ساتھ زندہ رہیں یا اسے زندہ درگور کر دیں اور وہ کتنا غلط فیصلہ کرتے تھے (النحل)

5.3 رسول ﷺ کے عورت (بیٹی) کی پرورش پر احادیث

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی انہیں اچھے ادب سکھائے اور بیٹوں کو ان پر کوئی فوقیت نہ دی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ انہوں نے اپنی دو انگلیوں کے اشارے سے کہا۔"

5.4 معاشی عدل و انصاف کے ذریعے امن و آشتی

معاشی عدل و انصاف اتنا ہی ضروری ہے جیسا کہ اگر جسم کے کسی حصے میں خون کی گردش رک جائے تو جسم مفلوج ہو جاتا ہے اسی طرح اگر معاشرے میں دولت گردش نہ کرے تو معاشرے میں بد امنی پھیلے اور فتنہ و فساد

پھیلے گا۔ عرب جیسے کم پیداوار والے ملک میں وہ دولت چند ہاتھوں میں تھی جس کو پورے معاشرے میں پھیلانا مشکل کام تھا۔ مگر آپ ﷺ نے یہ کام کیا اور اس کا مثبت حل کیا۔

"ایسا نہ ہو دولت کم افراد کے ہاتھوں میں گردش کرتی رہے"

5.5۔ حقوق العباد سے امن کا قیام

معاشرے میں بدامنی کی وجہ لوگوں کو ان کے حقوق نہیں ملتے۔ جب امیر غریبوں کا حق نہیں دیتے تو غریب اپنا حق لینے کے لیے اس کے مخالف کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس سے خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے حقوق و فرائض کا تعین کر دیا۔ تاکہ سب کو ان کے حقوق ملیں اور اس سے معاشرے سے بدامنی ختم ہو۔ ہر انسان خدا کی نظر میں برابر ہے۔ کسی کو کسی رنگ نسل اور ذات پات کی بنا پر فوقیت حاصل نہیں۔ انسان اپنی صلاحیت سے بڑے سے بڑے عہدے پر فائز ہو سکتا ہے اور حبشی خلیفہ بن سکتا ہے اور اس کے تقویٰ کی بنا پر ساری امت اس کو مانتی ہے۔ ایک عام آدمی خلیفہ وقت کے خلاف دروازہ عدالت کھٹکھٹا سکتا ہے اور اس سے سوال کر سکتا ہے

وہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے

حضرت عمرؓ سے منسوب واقعہ امن

ایک دفعہ غنیمت مال میں کپڑے آئے حضرت عمرؓ نے وہ صحابہ کرام میں تقسیم کیا سب کے حصے میں ایک ایک چادر آئی اور خود اس کا کرتا پہن کر آئے تو کسی نے سوال کیا کہ اس کپڑے کی چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے کرتا بنانا ممکن نہیں تو آپ نے جواب دیا کہ میرے اور میرے بیٹے کے حصے میں ایک ایک چادر آئی تو اس نے اپنے حصے کی چادر مجھے دے دی

56۔ مساوات کے ذریعے امن کا قیام کیسے ممکن ہے؟

مساوات کے معنی برابری کے ہیں تمام انسانوں میں برابری کے حقوق دیے جائیں کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں اور تمام لوگوں کو اس کے برابر حقوق ملیں کسی کو رنگ و ذات پات کی بنا پر فوقیت حاصل نہیں

"اور جو عورتیں پر رشتہ دار چھوڑ کر جائیں ان
میں مردوں کے لیے بھی حصہ ہے اور عورتوں
کے لیے بھی" (النساء ۷)

58 عدل و انصاف سے امن کا قیام

معاشرے میں انصاف قائم کرنے
کے لیے سب کو برابری پر رکھنا ضروری ہے جو
سزا غریب کے لیے مختص ہے وہی
امیر، افسروں اور حکمرانوں کے لیے ہونی
چاہیے

"اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی
میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا" (الحدیث)

59- خدمت خلق سے انصاف

خدمت خلق سے انصاف کا
مطلب کیا گیا کسی کے حق نہ رکھا جائے۔ اپنے
فرائض پورے کیے جائیں "وتعاونو
علی البر والتقویٰ" اور اللہ کی
رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور
تفرقے میں نہ پڑو اور دوسروں
کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے

محمد الفٹر حفیظ ... آپ ﷺ نے ہمیشہ امن کی بات کی کرتے ہیں

5.10 - ماحول کی نگرانی

آپ ﷺ نے ماحول کو صاف رکھنے کے لیے احکامات دیے کہ درختوں کو نہ کاٹا جائے پانی کا ضیاع نہ کیا گندگی نہ پھیلائی جائے تاکہ ماحول پر امن رہے۔ اور پر سکون ماحول پیدا ہو۔

اور پانی ضائع نہ کرو خواہ تم دریا کے کنارے پر بھی بیٹھے ہو

5.11 غزوات کے ذریعے امن کا قیام

غزوات کے ذریعے امن کا قیام۔ آپ ﷺ نے جنگیں لڑی ان کا مقصد امن کا قیام تھا۔ آپ ﷺ جنگ سے پہلے ممکنہ طور صلح کی کوشش کرتے۔ آپ ﷺ نے خشکی بھی جنگیں لڑی۔ ان میں بہت کم جانی نقصان ہوا۔ جبکہ اب کی جنگوں میں مالی اور جانی نقصان کی شرح بہت زیادہ ہے جس نے معاشرہ کا امن تباہ کر رکھا ہے

یہی ہے سبق کہ اپنا ہی کیا
کہ یہ ساری مخلوق کنبہ خدا

تنقیدی جائزہ

آپ ﷺ نے 82 غزوات میں شرکت کی جس میں 1058 کا جانی نقصان ہوا اس کی نسبت سے اگر آج کی جنگیں دیکھی جائے تو جب امریکہ نے جاپان کے شہر ناگاساکی پر اٹیم بم پھینکا تو دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ آج تک جاپان میں پیدا ہونے والے بچے تخلیقی نقص سے پیدا ہوتے ہیں جو کہ اٹیم بم کا نتیجہ ہے۔ اگر موجودہ جنگ کی صورت حال کو دیکھا جائے **تو فلسطین اور اسرائیل** کی جنگ میں فلسطین میں لاکھوں بچوں عورتوں اور بوڑھوں کا خون بہایا جا رہا ہے حتیٰ کہ ریلیف کیمپس پر حملہ بربریت کی داستان پیش کرتا ہے

حاصل بحث

رسول ﷺ نے جو امن کی مثالیں قائم کی ان کی مثالیں نہیں ملتی آج بھی اسی امر کی ضرورت ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے مسلم ممالک میں بدامنی

کسی اور کی نہیں ہماری اپنی بھلائی دونوں ہے
ہم نے جب اسلامی تعلیمات کو چھوڑ کر مغرب
کی تقلید شروع کی تو ہمیں مسائل شروع
ہوئے ایسے فارم بنانے کی ضرورت ہے
جہاں پر آپ ﷺ کی تعلیمات کو دکھایا جائے
ان پر ریسرچ ہو اور پالیسی مرتب کی
تاکہ امن کا قیام ممکن ہو۔